دعوت کے راستے میں وقت نکالنے کی ترتیب و اصول

نیت:

ہر نکلنے والا اس نیت کے ساتھ نکلے کہ میں ''دین پر چلنا'' سیکھنے نکلا ہوں۔''دین پر چلنے'' کے معنی یہ ہیں کہ چوبیس (۲۴) گھنٹے والی زندگی ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں اور حضور ﷺ کے مبارک طریقوں پر گذارنی آجائے۔ دین کے ہر عمل کو سیکھنے اور بار بار کرنے سے ان اعمال کی عادت ہو جاتی ہے۔ اچھے اعمال اصلاح کی بنیاد اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب بنتے ہیں۔

جماعت میں نکل کر ہر عمل کو، محتاج بن کر اپنی ذات سے سیکھنا اور کوتاہیوں پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا۔ بیت الخلاء کی ضرورت سے لیکر دعوت کی عظیم الشان عمل تک ہر چیز کو سیکھنا اور عمل میں لانے اور دوسرے مسلمانوں کو اس کی دعوت دینا ہمارا مقصد ہو۔

روانگی اور سفر کے آداب:

جب سب نکلنے والے ساتھی جمع ہو جائیں پہلے تو ایک دوسرے کو پہچان لیں۔ آپس میں تعارف کر لیں۔ سفر اور کھانے کا کچھ خرچہ جمع کر لیں اور اگر یہ رقم زیادہ ہو تو دو تین ساتھیوں کے پاس جمع کر لیں۔ ایک ہی کے پاس ہوگی تو کھو جانے کا زیادہ خطرہ ہے۔ ہر ساتھی کو معلوم ہو کہ ہم کس مقام پر جا رہے ہیں تا کہ خدانخواستہ چھوٹ جانے پر خود پہنچ سکے۔ سفر کے آداب بتا کر دعا مانگ کر رخصت ہوں۔ دعا میں اللہ تعالیٰ کی مدد کو طلب کیا جائے اور اپنی کمزوری کا اظہار ہو کہ زندگی میں دین آئے اور اس کام کے لئے قبول ہو جائیں۔ یہ وقت امیر کی اطاعت اور اصولی کی پابندی اور مسجد کے ماحول میں گذرے۔

سفر کے آداب:

دو سمجھدار ساتھوں کو گاڑی وغیرہ کی ٹکٹ کا انتظام کرنے کی ذمہ داری دیں۔ باقی ساتھی ایک جگہ سامان رکھ کر آس پاس بیٹھیں۔ وقت اگر زیادہ ہو تو تعلیم کریں (فضائل اعمال)۔''حکایت صحابہؓ'' کی تعلیم نہ کریں، باقی کتابوں سے پڑھتے رہیں۔ اپنے جان، مال کی حفاظت فرمائیں۔ پیسے سب کے سامنے نہ نکالیں اور احتیاط سے خرچ کریں، امیر صاحب کی اجازت سے۔

دو دو ساتھیوں کی جوڑی بنادی جائے جو سفر میں آپس میں سیکھنا سکھانا کرتے رہیں۔ اور جہاں سیکھنے سکھانے کا یا مل کر بیٹھنے یا چلنے کا موقع نہ ہو وہاں ذکر کریں۔ گلیوں میں 'سوم کلمہ' اور بازار میں 'چہارم کلمہ' پڑھیں۔ بازار میں قرآن پاک کا سیکھنا سکھانا نہ کریں۔ نظروں کی حفاظت کرتے ہوئے وقار کے ساتھ چلنا۔ سواری پر سوار ہوتے وقت دائیاں قدم رکھیں۔ اگر گاڑی میں کوئی شخص کھڑا ہو تو ایسے عام لوگوں کو سیٹ چھوڑنے کی اجازت امیر صاحب سے لی جائے۔ جب گاڑی چلنے لگے تو یہ دعا پڑھیں۔

''سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَاھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْن وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَالَمُنْقَلِبُوْنَ.''

(ترجمہ): اللہ پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے قبضہ میں دیدیا اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

سواری پر چڑھتے وقت ہر ساتھی جو سامان لے کر چڑھے، وہ ذمہ داری کے ساتھ اُسکو اُتارلے۔ برتنوں کا دھیان چڑھاتے اور اُتارتے وقت ہر ساتھی رکھے۔ راستے میں سیکھتے سکھاتے رہیں۔ آس پاس بیٹھنے والوں کو دین کی دعوت بھی دے سکتے ہیں۔ سفر کے دوران احتیاط کریں کہ ہماری وجہ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ راستے میں نماز باجماعت وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کریں۔

راستے میں بلا ضرورت اور بلا اجازت گاڑی سے نہ اُترے۔ سواری جب بلندی پر چڑھے تو 'اَللّٰہُ اَکْبَرُ' کہیں اور جب پستی کی طرف آئے تو 'سُبْحَانَ اللّٰہِ' کہیں۔ راستے میں لغو باتوں اور لغو کاموں سے پرہیز کریں۔ راستے میں نظروں کی حفاظت کریں اور فکر کے ساتھ سفر کو گذاریں۔ ساتھیوں کی

خدمت کریں۔ ہرطرح کی راحت دوسروں کو پہنچائیں اور ہر طرح کی مشقت اپنے لئے لیں۔

جب کسی منزل (ریلوے سٹیشن یا موٹر اسٹینڈ) پر اُترے تو بائیاں قدم گاڑی سے باہر ڈالیں اور یہ پڑھے۔

" اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَا تِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ "

(ترجمہ): اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

ساتھیوں کو متفکر کریں اور نیت کو دہرائیں۔ایک طرف کھڑے ہو کر اجتمائی دعا مانگی جائے جس میں اپنی بے کسی اور کمزوری کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کی مدد کو اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور زندگی میں ہدایت آنے اور امت کے اندر دین زندہ ہونے کی دعائیں مانگیں۔

پھر جب کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے لگیں تو تین (3) بار یہ پڑھے۔

" اَللّٰھُمَّ بَا رِکْ لَنَا فِیْھَا "

(ترجمہ) :اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت دے۔(حصن عن الطبر انی)

یا یہ پڑھے

" اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جنَا ھَا وَحَبِّبْنَا اِلَی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَا لِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا "

(ترجمہ): اے اللہ تو ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور یہاں کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔ (حصن عن الطبر انی)

بستی میں فکر اور سنجیدگی کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے ،نظروں کی حفاظت کے ساتھ داخل ہوں۔اور یہ نیت بھی کرلیں کہ جیسے ہم دین پر چلنا سیکھنے نکلے ہیں ویسے یہ بستی والے بھی اس کے محتاج ہیں اسلئے اُن کو بھی ترغیب دینگے تا کہ یہ بھی نکلنے والے بنیں۔

مسجد کے قریب پہنچ کر رُک جائیں اور مسجد کے آداب کا مذاکرہ کریں تا کہ ادب اور خلوص کے ساتھ اللہ کے گھر میں داخل ہو جائیں۔وضو کر کے تحیۃ المسجد دو رکعت (اگر وقت مکروہ نہ ہو) پڑھیں اور جلد از جلد مشورہ کے لئے بیٹھ جائیں۔

برتن وغیرہ مسجد کے باہر رکھیں اور اپنا سامان ایک طرف سلیقہ سے رکھیں اور اُس پر کپڑا ڈال دیں تا کہ سامان صف کے لئے رکاوٹ نہ بنے۔اعتکاف کی نیت کرلیں یا دل میں ہی ارادہ کرلیں۔

مسجد کے آداب کا دھیان رکھیں؛

مسجد میں کپڑے، تولیہ وغیرہ ہرگز نہ ٹانگیں۔

بدبودار چیز کھا کر یا مسجد میں نہ کھائیں (پیاز، لہسن وغیرہ)۔

مسجد میں ہنسنا اور اونچی آواز سے بولنا، دوڑنا، گندگی ڈالنا، اِن سے پرہیز ضروری ہے۔

مسجد کے معمولات میں ہرگز دخل نہ دیں (مثلاً امامت، اذان، اوقات کی تبدیلی، بتیوں اور پنکھوں کا چلانا اور بند کرنا وغیرہ)

البتہ صرف مسجد کی صفائی کر سکتے ہیں لیکن باقی انتظامی امور میں دخل نہ دیں،

اور اپنے اوقات کی حفاظت کریں کہ ہم کرنے کے کام کریں اور نہ کرنے کے کام چھوڑ دیں ورنہ شیطان اپنا راستہ نکال لے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چار کاموں میں زیادہ اوقات لگائیں

(a) **دعوت:** عمومی گشت، انفرادی دعوت، بیان اور اللہ کی بڑائی بولنا، سننا، مذاکرہ کرنا۔

(b) **سیکھنا سکھانا:** (ہر ساتھی محتاج بن کر دین سیکھنے اور سکھانے کی فکر کرے)

(1) اجتماعی تعلیم: قرآنی تجوید کے حلقے، فضائل کی تعلیم اور چھ (6) باتوں کا مذاکرہ، اصول آداب کے مذاکرے۔

(2) انفرادی تعلیم: نماز کی باقی چیزوں کا ترتیب وار سیکھنا اور مسنون دعاؤں کا یاد کرنا۔

(c) **ذکرو عبادت:** (فارغ اوقات میں)

قرآن پاک کی تلاوت، تسبیحات کا پڑھنا اور نوافل کا اہتمام کریں۔

اگر قضا نمازیں ذمہ ہیں تو اُن کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ قضا نمازیں پڑھنے کا طریقہ مستند علماء سے سیکھیں۔

تسبیحات میں صبح شام سو(۱۰۰) مرتبہ سوم کلمہ، سو(۱۰۰) مرتبہ درود شریف اور سو(۱۰۰) مرتبہ استغفار پڑھیں۔

(d) **خدمت:** خدمت کرنے والے کو سب عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا کیونکہ انہوں نے سب کو اعمال کیلئے فارغ کر دیا اور خود مجاہدے والا عمل اختیار کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چار کاموں کو کرنا ہی نہیں ہے

(a) **دل کا سوال:** کسی کی جان یا مال سے نفع اُٹھانے کا دل میں بھی خیال نہ آئے۔

(b) **زبان کا سوال:** ہر ضرورت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ مانگیں۔

(c) **فضول خرچی:** فضول خرچی اور وقت ضائع کرنے سے بچیں۔ اعتدال کا راستہ اپنائیں جو سب کے لئے آسان ہو۔

(d) **کسی کی چیز بغیر اجازت استعمال نہ کریں اور اپنی چیز کے لئے ہر ایک کو اجازت دیں:** دوسرے کی چیز کا استعمال صحیح ہو اور جلدی استعمال کر کے واپس لوٹا دیں۔

امیر کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہ کریں۔ مسجد کے اندر کوئی کام نہ ہو تو آرام کریں۔ ہر اصول کو اپنے لئے سمجھ کر پابندی کریں۔ اور ساتھی کی بے اصولی سے درگذر کریں اور برداشت کریں۔ بے تکلفی سے نہیں بلکہ سنجیدگی کے ساتھ وقت گذاریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دعا

دن بھر محنت کریں اور راتوں کو اُٹھ کر اللہ سے رو رو کر قبولیت اور نتائج کیلئے دعا مانگیں کہ "کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ ہی کی ہے"۔ ہر نماز کے بعد، اذان و نماز کے درمیانی، انفرادی اوقات میں انفرادی طور سے دعا مانگیں اور ساتھیوں کی تربیت کیلئے اجتماعی دعاؤں کا بھی اجتماعی اوقات میں اہتمام کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مشورہ

مسجد میں پہنچنے کے بعد جماعت اپنا وقت گذارنے کا نظام بنالیں اور اسکے لئے ہر ساتھی کو متفکر کریں اور استعمال کریں۔

(1) **مقصد:** مشورہ تین (۳) اہم مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے۔

(a) اپنی تربیت یعنی کسی ساتھی کا وقت ضائع نہ ہو اور ہر ایک کو ہر ایک کام میں باری باری استعمال کیا جائے تا کہ ہر ساتھی سب کام سیکھ کر جائیں اور ہمیشہ کرتے رہیں۔

(b) **بستی پر محنت:** خصوصی، عمومی، تشکیلی، وصولی؛ ملاقاتوں کے ذریعے بستی پر اتنی محنت کریں کہ کم از کم ہر گھر سے ایک فرد اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والا بنے یا کم از کم ایک جماعت 3 چلہ، 1 چلہ یا سہ روزہ کی نقد نکل جائے۔

(c) بستی والوں کو مقامی کام کی ترغیب دینا کہ جو اعمال ہم نے یہاں قیام کے دوران کیئے ہیں، یہ بستی والے ہمیشہ اُن کاموں کو کرتے رہیں، اُسکے لئے مسجد وار جماعت بنانا اور پانچ (5) کاموں کو سمجھانا اور جہاں مسجد وار جماعت کمزور ہو تو اُسکو مزید تقویت دیں۔

(2) **اھمیت:** مشورہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور حضور ﷺ کی سنت ہے۔ حضور ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے، حالانکہ حضور ﷺ کو مشورہ کرنیکی کیا ضرورت تھی۔

(3) **فضیلت:** مشورہ سے دل جڑتے ہیں۔ احساس پیدا ہوتا ہے۔ فکریں بڑھتی ہیں۔ کام کی اہمیت آتی ہے۔ نفس قابو میں رہتا ہے۔ خیر آتی ہے۔ جوڑ ہوتا ہے۔ شرمندگی سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ اور ناکامی کی صورت میں پشیمانی نہیں ہوتی ہے۔

(4) **آداب:** مشورہ کا ایک امیر ہو جو فیصلہ کرے۔ جماعت کا امیر ہی مشورہ کا امیر ہوگا۔ امیر عاقل، بالغ، مرد دین دار ہو۔ امیر کو اختیار ہے کہ چاہے سب سے رائے لے چاہے چند ایک سے رائے لے۔ دین کا نفع سامنے رکھتے ہوئے، اقلیت واکثریت کا لحاظ کئے بغیر، چاہے کسی سے رائے لے یا اپنی طرف سے فیصلہ دے۔ کسی کی رائے کی تحقیر دل میں نہ آئے اور نہ رد کرے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔ ہر کام کے لئے ساتھیوں سے مشورہ کرے۔ رائے دینے والا امانت سمجھ کر رائے دے۔ اپنی رائے کا نفع بتائے مگر اصرار نہ کرے۔ اپنی رائے کو اٹل نہ سمجھے اور دوسرے کی رائے کو رد نہ کریں۔ اغراض سے پاک ہو کر دین کے نفع اور آخرت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے رائے دے۔ جب رائے مان لی جائے تو استغفار کریں اور فکر مند ہو جائے اور اگر رائے نہ مان لی جائے تو 'اَلْحَمْدُلِلّٰہِ' کہیں اور خوش ہو، ہوسکتا ہے کہ میری رائے میں شر ہوتا۔ اور جب فیصلہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے اُس فیصلہ میں خیر اور نفع کی دعا کریں اور پھر اسکو پورا کرنے میں جم جائیں۔ مشورہ سے پہلے دو چار ساتھی مل کر الگ سے مشورہ نہ کریں اور مشورہ طے ہونے کے بعد تبصرہ نہ کریں۔ مشقت کے کاموں کے بارے میں اپنی ذات کو پیش کرے مثلاً اعلان، خدمت وغیرہ اور باقی کاموں کیلئے اپنی ذات سے تیار رہے لیکن رائے اُسکی دے جس سے زیادہ نفع اور جو بہتر ہو یا کسی ساتھی کی تربیت مقصود ہو۔ اگر جماعت تھک چکی ہے تو فوراً آرام کا مشورہ نہ کریں بلکہ تھوڑی سی تعلیم کرنے کے بعد آرام کریں۔

مشورہ کے فوراً بعد تین (3) کام شروع کریں:

(1) احباب کھانا بنانا شروع کریں، اسکے لئے دو ساتھی طے کردیں۔ کھانے کا مشورہ پکانے والے خود کریں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر کھانا بنائیں اور اگر اُس میں مجاہدہ آئے تو خوشدلی سے برداشت کریں۔

(2) کم سے کم دو ساتھیوں کو مقامی رہبر کے ساتھ بستی کے ذی اثر لوگوں کی ملاقات کے لئے بھیج دیں جو تین (3) طبقوں سے ملاقات کریں۔

(a) **خواص:** چودھری، نمبردار، ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ۔

(b) **علماء اور مشائخ:** اہل اللہ حضرات،علم اور ذکر والے۔

(c) **وقت لگائے ہوئے افراد سے،مسجد وار جماعت کے افراد سے اور کام کرنے والے افراد سے:**

ہر طبقے والے سے اُسکی رعایت کے ساتھ بات ہو

(a) **خــواص:** ان حضرات کے ساتھ اکرام کے ساتھ ملاقات کی جائے اور اخلاق سے بات کی جائے، اپنی حیثیت کے مطابق اور صلاحیت کے اعتبار سے ذمہ داری کا احساس دلایا جائے اور مال دار صحابہؓ کی سیرت بتا کر اپنی محنت میں ساتھ کرلیا جائے یا گشت وغیرہ میں اپنی یا اپنے کسی آدمی کی شرکت کے بارے میں تشکیل کی جائے۔

(b) **علماء اور مشائخ:** خلوص دل سے دعا اور استغفار کی نیت سے اُن حضرات کی خدمت میں حاضر ہو، یہ اہل اللہ ہیں، ان کا مقام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت زیادہ ہے، یہ دعا کرینگے تو آپکا کام بن جائیگا۔ اور ان کی تشکیل نہ کریں۔

(c) **وقت لگائے ہوئے افراد سے،مسجد وار جماعت کے افراد سے اور کام کرنے والے افراد سے:** ان کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے جماعت کو نعمت بتا کر نقد اپنے ساتھ رہنے کی تشکیل کریں۔

(3) مسجد کے اندر' **تعلیم** ' کا ہونا' **تعلیم** ' کے تین (3) جز ہیں۔

(a) قرآن پاک کے حلقے (صرف سُننا سُنانا نہ ہو بلکہ سیکھنا سکھانا ہو اور تجوید کے ساتھ ہو)۔

(b) فضائل کی تعلیم (ہر کتاب سے تھوڑا کر کے ترتیب وار نشانیاں لگا کر پڑھتے رہیں)۔

(c) چھ (6) باتوں کا مذاکرہ (یہ مذاکرہ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی نیت سے ہو نہ کہ تقریر کرنے کی نیت سے)۔

روزانہ چار گھنٹے تک تعلیم ہو (ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد)۔ تعلیم کے دوران تعلیمی گشت بھی ہو کہ دو دو ساتھی باری باری مسجد کے اطراف میں جا کر یا بستی والوں کو تعلیم میں جوڑنے کی کوشش کریں۔ تعلیم اجتماعی ہو اور ہر ساتھی بشری تقاضا بقدر ہمت دبا کر بیٹھے۔ اور ہر جز کے لئے وقت مقرر ہو۔ دعا قنوت، التحیات، دعا یا سورہ، درود شریف وغیرہ ترتیب دے کر انفرادی طور سیکھنے کا اہتمام کریں۔ اور کھانے، سونے اور دیگر آداب کا مذاکرہ بھی وقتاً فوقتاً تعلیم میں کرتے رہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ظہر کے بعد مجلس یا پہلی مجلس

(1) **اگر بستی (جس میں جماعت آئی ہے) میں کام کا تعارف نہیں ہے:** تو مندرجہ ذیل باتیں تفصیل کے ساتھ بیان کرے؛

ہم کون ہیں۔ کیوں آئے ہیں اور آپ سے کیا چاہتے ہیں۔ ہم مختلف پیشے سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اُس دین کی نسبت سے آئے ہیں جس کو لے کر جناب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔ اور چاہتے ہیں کہ آپ اور ہم مل جل کر بستی میں محنت کریں تاکہ بستی میں دین کی فضائیں قائم ہو اور جب تک جماعت اُس بستی میں رہیں اپنا ساتھ دینے کے لئے اُن کی تشکیل کریں۔ اور اگر اُس وقت وہ تیار نہ ہوں تو یہ کہہ کر جماعت کے آنے کی آپکو خبر نہ تھی اس لئے آپ جس کام میں لگے ہے اُس سے فارغ ہوتے ہی مسجد میں تشریف لائیں اور گشت کرنے کا اُن سے مشورہ کریں۔

(2) **اگر بستی (جس میں جماعت آئی ہے) میں کام کا تعارف پہلے ہی سے ہے:** جو کہ آج عموماً ہے۔ وہاں دین کا نفع اور بے دینی کا نقصان بتاتے ہوئے، دین کی محنت کے عنوانات پر، اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے، ہجرت ونصرت کی بنیاد پر اپنا ساتھ

دینے کی ترغیب دی جائے۔**اعلان** پورا کیا جائے کہ ’’ہماری کامیابی دین میں ہے۔یہ دین ہماری زندگی میں آجائے اسلئے آپ سے مشورہ ہوگا،تشریف رکھیں‘‘۔

ظہر پر بات (اس انداز سے کریں)

اللہ تعالیٰ نے دین میں کامیابی رکھی ہے۔دین اللہ تعالیٰ کے احکامات کو حضرت نبی اکرم ﷺ کے طریقے پر پورا کرنے کو کہتے ہیں۔حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک جو بھی دین پر چلا وہ کامیاب ہوا اور جس نے دین کو نہیں اپنایا وہ ناکام ہوا۔

فرعون حکومت کے تخت پر ہوتے ہوئے ناکام ہوا اور حضرت موسیٰؑ کامیاب ہوئے۔

حضرت نوحؑ کی قوم اکثریت میں ہوتے ہوئے بھی دین پر نہ چلنے کی وجہ سے ناکام اور پانی میں ڈوب کر برباد ہوئی اور نوحؑ کے ساتھ ایمان والے اقلیت میں ہوتے ہوئے کامیاب ہوگئے۔

ابوجہل سرداری کے باوجود دین پر نہ چلنے کی وجہ سے ناکام ہوا اور صحابہؓ مفلس اور بے کسی کے اندر بھی دین اپنانے کی وجہ سے کامیاب ہوگئے۔صحابہؓ دین اپنا کر کامیاب اور قیصر و کسریٰ حکومت کے نقشے میں ناکام ہوئے۔

اتنا قیمتی دین جس پر اللہ پاک کامیاب کرتے ہیں محنت سے آتا ہے۔اسکے لئے صحابہؓ نے گھر چھوڑے،ہجرت اختیار کی،مدینہ والوں نے ہر طرح نصرت کی تو اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ کو دین کا مرکز بنادیا اور وہاں سے سارے عالم تک دین پہنچا۔

ہماری جماعت اسی نسبت سے آئی ہے اور آپ حضرات سے درخواست کی جارہی ہے کہ ہماری نصرت کریں۔مل جل کر محنت کریں تاکہ ہماری بستیوں میں دین کی فضائیں قائم ہوجائیں گی۔اس بستی کے اندر محنت کی ذمہ داری بستی والوں کی ہے۔اب جماعت کو ایک نعمت اور مدد سمجھ کر ساتھ دیں۔اب کون بھائی ہے جواب سے لیکر جب تک جماعت رہے گی ہمارا ساتھ دے گا۔

تشکیل کرنے کے بعد جب نام آنے بند ہوجائیں تو کہہ دیں ’’اچھا بھائی! بہتر تو یہی تھا کہ آپ حضرات بھی ابھی سے اپنا وقت فارغ کر کے ہمارا ساتھ دیتے لیکن کچھ عذر کی وجہ سے آپ جارہے ہیں، تو جن کاموں میں آپ لگے ہیں نیا کام نہ لیتے ہوئے اُنہی کو نمٹا کر جلد از جلد مسجد میں تشریف لائیں اور اس دوران جو بھی ساتھی ملے،ہر ایک کو جماعت کے مسجد کے آنے اور تعاون کرنے کے بارے میں تیار کریں۔پھر ان سب کو آگے بُلا کر گشت کے بارے میں مشورہ کریں۔

ظہر کے بعد

بستی کے جو ساتھی اُس وقت سے ساتھ دینے کے لئے تیار ہوگئے ہوں تو کوشش کی جائے کہ اُن کا بستر منگا لیا جائے اور اُس وقت اپنے ساتھیوں کو ساتھ لگا کر کچھ ملاقاتیں بستی میں کرلی جائے اور اگر آرام کا تقاضہ ہو تو تھوڑی دیر آرام بھی کرلیا جائے اور تعلیم کا وقت مقرر کر کے تعلیم کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عصر کے بعد

اعـــلان: دعا سے پہلے کھڑے ہو کر پہلے صف میں آگے نکل کر نمازیوں کی طرف چہرہ کر کے یہ کہا جائے کہ ’’ہماری کامیابی اُس دین میں ہے جس کو لے کر آئے جناب نبی پاک ﷺ۔وہ ہماری زندگی میں آئے اسلئے ایک مستقل محنت کی جارہی ہے،اُس محنت کی نسبت سے بات ہوگی،سبھی حضرات تشریف رکھیں گے‘‘۔

عصر کے بعد بات

(1) **اگر عصر کے بعد گشت نہ ہو تو**: دعوت کی بات کر کے چھوٹی چھوٹی جماعتیں بنائیں جس میں ایک مقامی رہبر اور دو جماعت

کے ساتھی لگا کر کھیل کے میدان، وغیرہ میں بیٹھ کر آرام سے بات کریں اور تشکیل کریں اور باقی حضرات جو مسجد میں بچ جائیں اُنہیں فضائل ذکر سنا کر کرنے میں لگا جائیں۔

(2) **اگر عصر کے بعد گشت ہو تو:** پہلے دعوت کی اہمیت کی بات کریں، پھر دین کی محنت کی فضیلت بتا کر گشت میں جانے پر سب کو آمادہ کریں اور پھر چار چار جماعتیں بنا کر ہر ایک کو اپنا کام سمجھا لیں۔

عصر کے بعد بات (اس انداز سے کریں)

جب جب دنیا میں بگاڑ آیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور معصوم بندوں کو نبی بنا کر بھیجا۔ نبیوں نے آ کر محنت کی اور جنہوں نے نبیوں کی بات کو مانا، اللہ تعالیٰ نے اُن کو کامیاب کیا اور جب لوگوں نے نہیں مانا، اُن کو اللہ تعالیٰ نے ناکام و ہلاک کیا۔ حضرت آدمؑ سے لیکر حضور ﷺ تک لاکھوں نبی آئے اور سب نے آ کر محنت کی اور لوگوں کو سیدھے راستے یعنی اللہ کی رضا والے راستے کی طرف بلایا۔ ہر نبیؑ کے پردہ فرمانے کے بعد اُن کی اُمت میں بگاڑ آیا تو اللہ پاک دوسرے نبیؑ کو مبعوث فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، '' لکل قوم ھاد. (ترجمہ): ہم نے ہر قوم کے لئے کسی نہ کسی کو راستہ بتلانے والا بنا کر ضرور بھیجا ہے ''۔ پہلے کوئی نبیؑ کسی قوم، ملک، علاقہ یا خاندان کی طرف آتے تھے، آخر میں حضور ﷺ کو سارے عالم کی طرف قیامت تک کیلئے نبی بنا کر بھیجا اور کامل دین لے کر آئے اور حضور ﷺ خاتم الانبیاء بن کر آئے۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر انسان قیامت تک آتے رہیں گے اور اُن کے اندر بگاڑ بھی آتا رہے گا، قیامت تک آنے والے لوگوں کے سُدھار کیلئے اس امت کو محنت کا ذمہ دار بنایا یعنی ''ختم نبوت'' کے صدقے ''کار نبوت'' یہ امت انجام دے گی جیسا کہ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع میں تمام صحابہؓ کی طرف ارشاد فرمایا، ''جو دین لے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، کیا میں نے آپ تک پہنچایا، صحابہؓ نے ایک زبان میں جواب دیا، یارسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے صرف پہنچایا ہی نہیں بلکہ عملاً ثابت کر کے دکھلایا''۔ اسکے بعد نبی ﷺ نے انگشت شہادت آسمان کی طرف اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، ''یا اللہ، پس تو گواہ رہنا''، یہ الفاظ تین (۳) دفعہ فرما کر نبی پاک ﷺ نے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا، ''جو کچھ میں نے آپ تک پہنچایا، آپ غائبین تک اس کو پہنچائیں'' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا، ''تم بہترین اُمت ہو اور تم کو لوگوں کی نفع رسانی کیلئے پیدا کیا گیا ہے، تم بھلی باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو''۔ جب جب یہ اُمت اپنا کام کر رہی تھی تو غیروں کے گھروں میں دین کے داعی پیدا ہوتے تھے اور جب سے اُمت نے اپنی ذمہ داری بُھلا دی تو اب دین داروں کے گھروں میں دین سے محروم ہونا شروع ہو گیا اور آج حد یہ ہو گئی کہ ماحول بالکل دین کے خلاف ہو گیا، مسجد غیر آباد ہو گئیں اور فحاشات کے اڈے آباد ہو گئے اور حد تو یہ ہے کہ اُمت کے اندر دین سے دوری کا احساس بھی نہیں رہا۔ اس گئے گذرے دور میں دین کی محنت کرنے والے کیلئے مختلف طرح کی خوشخبریاں بھی سُنائی گئی ہیں اور نفع بتایا ہے، جو اس دور کے اندر ایک ایک سنت کو مضبوط پکڑے گا، اُسکو سو (100) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ نیکی کا حکم کرنے والا ایسا ہے جیسا نیکی کرنے والا۔ اگر ہمارے ذریعے سے ایک آدمی بھی راہ راست پر آ گیا تو ہماری نجات کیلئے کافی ہے۔ اس راستے میں نکلنے والے کے کپڑوں اور بدن پر لگی ہوئی گرد اور جہنم کا دھواں آپس میں اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ ایک ''سبحان اللہ'' کہنے پر لاکھوں اور ایک قدم اُٹھانے پر سینکڑوں ثواب ملتے ہیں۔ ہمارے ذریعے سے جو بھی فرد دین پر آیا، اعمال پر کھڑا ہوا تو جب تک وہ عمل کرتا رہے گا، ہمیں اُسکا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اُس نے محنت کر کے جتنوں کو کھڑا کیا تو اُن کا ثواب اگر قیامت تک بھی سلسلہ جاری رہا تو ساری محنت کرنے والے کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ اتنا نفع والا عمل کرنے کیلئے اور اتنا ثواب پانے کے لئے بتاؤ بھائی کون کون تیار رہیں۔ اب جن کا ارادہ کروائیں، بہتر ہے اُن کا نام لکھ لیں، یا زبانی اقرار کروائیں اور جو عذر کریں اُنھیں ترغیب دے کر بیان میں آنے کیلئے درخواست کریں اور داعی بنا کر چھوڑیں اور جو ساتھ دینے کو تیار ہو جائیں، اُن کو اپنی جماعت کے ساتھ ملا کر آدمیوں کے اعتبار سے جماعتیں گشت کے لئے بنائیں۔

پہلے جماعتیں بنائیں، پھر ہر ایک کو متوجہ کر کے اُسکا کام سمجھائیں۔

(1) **گشت میں جانے والی جماعت** (اس میں کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ دس آدمی ہونے چاہیں، جماعت کے افراد سے بھی اور مقامی احباب بھی مل کر)۔

(2) **دعا میں بیٹھنے والے** (فکر مند مضبوط ساتھی ہوں جو اللہ کی مدد کو مانگتا ہے)۔

(3) **بیٹھ کر بات کرنا** (جماعت روانہ کرنے کے بعد ایک یا دو ساتھی، ایمان کی بات باری باری سے کرتے رہیں)

(4) **استقبال کرنے والے** (ایک یا دو ساتھی جو ہر آنے والے کو وضو کروا کے مجمع میں جوڑتے رہیں)۔

(5) **خصوصی ملاقات** کیلئے بھی (اس وقت جماعت بھیج سکتے ہیں، جو خواص پر محنت کر کے اُن کو بیان میں جڑنے کی ترغیب دے اور ساتھ لائے)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گشت

(1) **مقصد:** ایمان کی تقریر (بات) پر نماز کی تحریک پر کھڑا کر کے نقد مسجد میں لانا۔

(2) **موضوع:** ایمان والے بھائی سے ایمان کی نسبت پر چھوٹا بن کر ملنا آجائے۔ بے طلب بندوں میں بے غرض بن کر جانا۔ گشت کا عمل تمام نبیوںؑ کی محنت کے سب سے قریب کا عمل ہے۔ ہر نبیؑ نے گھر گھر جا کر محنت کی اور دعوت میں اسکا مقام ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ ایک چیونٹی نے اپنی قوم کی فکر کی تو اللہ تعالیٰ نے اُسکا تذکرہ قرآن پاک میں رکھا ہے۔

(3) **نیت:** یہ نیت نہ ہو کہ نمازیوں کو نمازی اور بے دینداروں کو دیندار بنانے جا رہے ہیں بلکہ اپنی اصلاح اور اپنے بھائی کی شفقت دل میں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جدوجہد پر ہدایت کا فیصلہ رکھا ہے۔

''وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا''۔

(ترجمہ): یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو قرب وثواب یعنی جنت کے راستے ضرور دکھائیں گے (القرآن)۔

اور اپنے بھائی کی ہمدردی دل میں ہو کہ 'گناہوں پر سزا ضابطہ کی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کس کو معاف کرے کسی کو خبر نہیں'۔

(4) **آداب:** جو جماعت گشت میں جائے، اُس میں دس (10) آدمی ہوں۔ ان میں تین افراد اہم ہیں۔

(a) **رھبر:** بستی کا ذمہ دار اور سنجیدہ آدمی ہو۔

(b) **متکلم:** بات کرنے والا جو جماعت سے ہو۔ بہتر ہے جسکا بیان ہے اُسی کو متکلم بنائیں۔

(c) **امیر:** جماعت سے کسی سمجھدار ساتھی کو متعین کریں۔

(a) **رھبر کا کام:**

اپنے بستی والے بھائی کو اخلاق سے اچھا نام لے کر پکارے۔ اپنے مشغلہ سے رکوا کر جماعت سے ملاقات کروائے۔ سب سے پہلے سلام کریں اور پھر کہیں کہ ''میرے بھائی، اللہ تعالیٰ کے دین کی نسبت سے، کچھ اللہ تعالیٰ کے بندے، اللہ تعالیٰ کے دین کی بات لے کر آپ سے ملنے آئے ہیں، آپ ان کی بات سن لیجئے''۔

شروع میں نہ کسی کی ذات اور نہ کسی جماعت کا تعارف ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعارف کروایا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کے دین کی

عظمت اندر آئے۔ اگر کسی خاص علاقے کی جماعت، خاص شخص کا تعارف کروانا چاہیں، مناسب اور دین کے نفع کیلئے تو یہ کہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کا دین بہت عظمت والا ہے اور بہت قیمتی ہے، اُسی میں ہم سب کی کامیابی ہے۔ اللہ کے دین کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کی بات لے کر یہ جماعت یا یہ صاحب تشریف لائے ہیں۔

(b) متکلم کا کام:

مصافحہ کرے اور مصافحہ چھوڑ کر سب کی طرف متوجہ ہو کر اپنی ہدایت کی نیت سے ایمان کی بات کر کے اور سب ساتھی توجہ سے محتاج بن کر سُنیں، دل سے اُسکی تصدیق کریں، اس سے اُتنا ہی اثر آنے والے پر ہوگا۔ بات کے دوران کسی بھی حال میں ادھر اُدھر متوجہ نہ ہوں، چاہیں کوئی بھی پاس سے گذر جائے، اُسکو بُلانے اور جوڑنے کی فکر میں بات سننا نہ چھوڑیں۔

متکلم کی بات: (ہر ایک سے یہی بات ہو)

سلام کے بعد نرمی اور لجاجت کے ساتھ یہ کہیں، ''میرے بھائی، ہماری یہ ملاقات ایمان کی نسبت سے ہو رہی ہے۔ ہم سب نے ایک کلمہ پڑھا ہے، **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ** ﷺ جس کی نسبت سے ہر ایک مسلمان بھائی بھائی ہیں، یہ ہمارا یقین ہے کہ ہماری کامیابی، ناکامی، عزت و ذلت، موت وحیات، سب اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ہماری کامیابی جناب نبی پاک ﷺ کے مبارک طریقوں میں ہے۔ میرے بھائی، ایک دن ہمیں اس دنیا سے جانا ہے اور میدان حشر میں اللہ کے سامنے حساب دینا ہے، اُسکی تیاری موت سے پہلے کرنی ہے تا کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔ ایمان اتنی بڑی دولت ہے کہ جب تک ایک اللہ اللہ کہنے والا اس دنیا میں رہے گا، اللہ تعالیٰ ساری کائینات کو چلائیں گے اور اگر کوئی ایک ذرہ برابر ایمان بچا کر اس دنیا سے چلا گیا تو اللہ تعالیٰ اُسکو اس دنیا سے دس (10) گنا بڑی جنت نصیب فرمائیں گے اور جب ایک اللہ اللہ کہنے والا بھی اس دنیا سے ختم ہو جائے گا تو اللہ پاک اس دنیا کو ختم کر کے قیامت برپا کریں گے۔ اسی ایمان کی نسبت سے مسجد کے اندر بات ہو رہی ہے۔ آپ صاحب سے گذارش ہے کہ آپ ابھی تشریف لے چلیں۔

آپ قابل قدر ہے، جو نقد ایمان کی بات سن کر تیار ہو گئے، ہمارے دو ساتھی اکرام کے طور پر آپکے ساتھ مسجد تک جائیں گے۔ اب دو ساتھی، ایک مقامی اور ایک جماعت سے اُسکا ساتھ لگا کر مسجد کی طرف لائیں۔ ایک ساتھی مستقل طور ذکر کرتا رہے اور مسجد میں استقبال والوں سے ملا کر مصافحہ کروا دیں۔ استقبال والے اکرام کے ساتھ مصافحہ کر کے دریافت فرمائیں کہ آپ نے عصر کی نماز تو پڑھی ہوگی، اگر پڑھ چکے ہوں، تو مجمع کے ساتھ جوڑ دیں اور اگر نہ پڑھی ہو تو وضو بنوا کر نماز کے بعد مجمع کے ساتھ جوڑ دیں۔ جو ساتھی مسجد میں بات کر رہا ہو وہ ایمان کی بات کریں، تفصیل کے ساتھ تا کہ باہر سے آنے والوں کو وہی بات جو باہر مختصر طور سنی ہے، اندر تفصیل سے سنیں، اگر ایک ساتھی (بات کرنے والے) کو وضو بنانا ہو، یا بات کم کر سکتا ہو تو دوسرا ساتھی اُسکی جگہ لے لے اور بات مغرب کی اذان تک کریں۔ اذان سے پہلے بیان اور دعاء تک بیٹھنے کی ترغیب دیں۔

گشت کرنے والے، اذان سے پندرہ (15) منٹ پہلے گشت بند کریں اور واپس آ کر وضو سے فارغ ہو کر بات میں جڑ جائیں اور مجمع کے پیچھے بیٹھیں۔

(c) امیر:

امیر پوری جماعت کو جوڑ کر رکھے اور ذکر سے غافل نہ ہونے دے اور دعاء کر کے چلیں۔ دعاء مختصر ہو جس میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے۔

آداب گشت:

دعاء مانگ کر نکلنا۔ راستہ میں ایک طرف چلنا۔ کسی بھی تکلیف دہ چیز، کانٹا، پتھر، لکڑی وغیرہ کو ہٹانا۔ ذکر کرتے ہوئے نیچی نظر کے ساتھ چلیں، دل میں فکر ہو۔ کسی کے دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوں نہ اندر جھانکیں، تجسس نہ کریں، نظروں کی حفاظت کریں۔ کسی کی ذات یا کسی شے سے متاثر نہ ہوں، نہ کسی کے ساتھ اُلجھیں۔ نئے ساتھی کو مسجد میں بھیج دیں، ساتھ نہ چلائیں اور جب واپس آئیں تو استغفار کرتے ہوئے آئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مغرب پر بات

بیان کرنے والا پہلی صف میں امام صاحب کے قریب ہی رہے۔اور اپنی نماز مختصر کر کے ایک دفعہ اُونچی آواز سے آگے آنے کی ترغیب دے۔اُسکے بعد ہاتھ کے اشارے سے ہر نماز سے فارغ ہونے والے کو آگے بلاتا رہے۔تمام ساتھی پوری مسجد میں پھیل کر بیٹھیں اور اپنے سامنے اور دائیں بائیں نماز سے پہلے ہی اُنکو مجمع کے ساتھ جوڑ دیں۔جب اکثر مجمع نماز سے فارغ ہو جائے تو بات کرنے والا حمد وثناء اور درود پڑھ کر بات شروع کرے۔بات میں ترغیبانہ انداز ہو، حاکمانہ انداز نہ ہو۔اگر عالم نہیں ہے تو قرآن پاک کی آیتیں نہ پڑھے۔چھ(6) باتوں کے اندر بات کریں جس میں ایمان واعمال کی ترغیب ہو اور ایمان واعمال کی محنت کی اہمیت اور فضائل اور نفع بتا کر چار چار مہینوں کی تشکیل کریں اور کم از کم تین دن کی تشکیل ضرور کریں۔بات مُدَّلل اور مختصر ہو۔غیر معتبر باتیں اور بے بنیاد قصے کہانیاں نہ ہوں، بلکہ قرآن وحدیث اور بزرگان دین کی پکی باتیں شامل ہوں۔کسی خاص ذات ،جماعت، مسلک وغیرہ کی نہ تائید ہو اور نہ تنقیص وتردید ہو۔اور اگر کوئی شخص سوال پوچھے تو خاموش رہیں، مقابلہ اور بحث ومباحثہ نہ ہو۔اپنی ہر بات اور ہر کام میں مندرجہ ذیل باتوں کو نہ چھیڑیں؛ عقائد، مسلک، مسائل اور موجودہ حالات وسیاست۔بات عام فہم ہو اور فروعی مسائل کو نہ چھیڑیں۔تشکیل کے بعد مقامی کام کے بارے میں ترغیب ہو اور مقامی کام کے بارے میں سمجھائیں اور موقع ہو تو عشاء کے بعد یا فجر کے بعد مقامی کام کو اچھی طرح سے بیان کر کے مسجد وار جماعت بنائی جائے۔عشاء کے بعد تھوڑی سی تعلیم کر کے کھانے سے فارغ ہو کر جلد آرام کریں تاکہ تہجد میں آسانی سے اُٹھ سکیں۔تہجد کی ترغیب دیں تاکہ ہر ساتھی خود بشاشت سے اُٹھے یا اُٹھنے والوں کو اُٹھانے کیلئے کہیں۔فجر کے بعد چھ (6) باتوں کا مذاکرہ نہ ہو، بلکہ دعوت کی بات ہو یا عمومی بات وتشکیل ہو، یا اگر شام کے وقت مسجد وار جماعت کے کام کی کچھ کمی رہ گئی ہے تو اُس وقت ترغیب دے جائے۔

جماعت ہر مسجد میں کم سے کم ضرورت کے اعتبار سے دو، تین، یا زیادہ دن ٹھہرے۔ہر دن گشت کریں۔اپنے ساتھ بستی والوں کو رکھ کر کام سکھائیں اور کرائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسجد وار جماعت

بستی کے اندر تمام ساتھیوں کو اس بات کے لئے فکرمند کریں کہ ہماری مسجد 'مسجد نبوی ﷺ' کے نمونہ پر آجائے اور ہماری بستی مدینہ طیبہ کی بستی کا نمونہ ہو۔مسجد کے اندر چوبیس (24) گھنٹے والے اعمال کیے جائیں اور بستی کا ماحول سو فیصد (100%) دینداری کا ہو۔سکے لئے ان پانچ کاموں کی ترغیب دی جائے۔

(1) **روزانہ سر جوڑ کر مشورہ:** کسی ایک نماز کے بعد سارے بستی والے جڑ کر اپنی بستی کے اندر سو فیصد (100%) دین کی محنت کے زندہ ہونے کیلئے سوچیں۔کام تقسیم کریں اور پھر کام کا جائزلیں اور کارگذاری لیا کریں۔مشورہ کیلئے وہ وقت طے کریں جس میں بستی والے بہ آسانی جڑ سکیں، تمام ساتھیوں کی تین یا چار آدمیوں کی مختلف جماعتیں بنالیں۔

(2) **دوسرا کام:** مسجد کی آبادی کی محنت کیلئے ہر ایمان والا کم از کم ڈھائی (2 1/2) گھنٹے لگائے، جس میں مندرجہ ذیل کام کرے؛

(a) گھر میں ملاقات۔ (b) تعزیت ومزاج پُرسی۔ (c) تشکیل ووصولی۔

(d) آئی ہوئی جماعتوں کی نصرت اور جماعت میں گئے ہوئے ساتھیوں کی خیر وخبر لینا۔

(e) مسجد کے ذمہ دوسری مسجد کے تقاضے یا علاقائی تقاضے۔

گھر میں ملاقات بلاناغہ ہو اور تین باتوں کو ہر گھر میں آرام سے بیٹھ کر تمام بالغ مردوں کو جمع کر کے عورتوں کو پردے میں الگ کر کے دعوت

کا پورا نصاب سمجھانا اور نکلنے کی ترغیب دینا۔ گھر کے ہر مرد کی چار مہینوں سے لیکر تین دن تک پوری ترغیب دینا، سالانہ وماہوار سب کی ترتیب بنائیں اور مسجد وار جماعتوں کے کاموں میں جڑنے کی ترغیب دیں اور گھر میں تعلیم کرنے کی ترغیب دیں۔

(3) **تیسرا کام:** روزانہ گھر اور مسجد میں فضائل کی تعلیم۔

(a) **گھر کی تعلیم:** تمام گھر والے محرم ایک ہی مجلس میں وقت مقرر کر کے تعلیم کریں۔ بہتر ہے کوئی پڑھی لکھی عورت تعلیم کرائے۔ گھر کی تعلیم شروع میں مختصر اور پھر ترغیب دے کر ڈیڑھ (1/2 1) گھنٹے تک ہو، جس میں قرآن پاک کا سیکھنا سکھانا، فضائل کی تعلیم اور چھ (6) باتوں کا مذاکرہ ہو۔

(b) **مسجد کی تعلیم:** فضائل کی کتابوں کی ہو، ڈیڑھ (1/2 1) گھنٹے تعلیم ہو۔ شروع میں کم ہو، آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں۔ ہر کتاب سے روزانہ تھوڑا تھوڑا پڑھیں۔

(4) **چوتھا کام:** ہفتہ میں دو گشت۔

دو نمازوں کے بیچ کا پورا وقت فارغ کر کے گشت کریں اور دوسری نماز کے بعد مختصر بات کریں۔ پہلے گشت کا وہ دن مقرر ہو جس میں سب بستی والوں کو سہولت ہو۔

دوسرا گشت کسی پڑوسی کی اُس مسجد میں کریں جس میں گشت کا دن طے ہو۔ لیکن جب ایک مسجد میں کام کھڑا ہو گیا تو مسجد بدل دیں۔ جس نماز کے بعد گشت کرنا ہے، وہ نماز اُس بستی میں جا کر پڑھیں۔ وہاں کے مقامی احباب کو ساتھ لے کر گشت کریں۔

(5) **پانچواں کام:** مہینے میں اپنا ہفتہ طے کر کے سہ روزہ جماعت میں نکلنا اور اُسکی محنت اپنی بستی میں کرنا۔ اپنے ساتھ بستی سے جماعت بنا کر نکلنا اور آس پاس کی بستی میں جانا۔ بہتر ہے تینوں دن ایک ہی مسجد میں قیام کریں اور اُس مسجد والوں کو بھی دین کی محنت پر بیرونی اور مقامی کام کیلئے تیار کرنا۔ جن شہروں اور قصبوں میں شب گذاری ہو رہی ہے، وہاں پابندی کے ساتھ اپنے کھانے اور بستر کے ساتھ جڑنا اور اُسکی محنت بھی کرنا کہ ایک ماحول بن جائے۔ اور اپنے علاقوں یا حلقوں میں ہفتہ وار یا ماہانہ مشوروں میں جڑنا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیرونی ترتیب

(1) چار مہینے لگا کر اس کام کو سیکھنا اور ہر سال چالیس دن لگانا۔

(2) ہر سال چار مہینے، چالیس دن لگانا۔

(3) اپنے تمام گھر والوں کی وہی ترتیب بنانا۔

(4) اپنے آپ کو مشورہ کے تابع رکھنا، جب جہاں کا حکم ہو، وہاں چلدے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چھ (6) نمبر

دین مکمل ہو چکا ہے حضور ﷺ کی ذات اقدس پر۔ اسی کامل دین میں کامل کامیابی ہے اور یہ دین بہت ہی آسان ہے۔ آج ہمارے اندر اس پورے دین پر چلنے کی استعداد نہیں رہی۔ اگر ہم محنت کوشش کر کے ان چھ (6) باتوں کو اپنی زندگی میں لے آئے تو ہمارے لئے انشاءاللہ پورے دین پر چلنا آسان ہو جائے گا۔ یہ چھ (6) باتیں یہ ہیں؛

(1) کلمہ طیبہ۔ (2) نماز۔ (3) علم وذکر۔ (4) اکرام مسلم۔ (5) اخلاص نیت۔ (6) دعوت الی اللہ۔

(1) کلمہ طیبہ:

لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہ.

یہ کلمہ طیبہ کے الفاظ ہیں اس کالفظی ترجمہ یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (عبادت کے لائق) نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔''

اصل میں ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ ''ہمارے دلوں کا یقین صحیح ہو یعنی، اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہونے کا یقین اور غیر اللہ سے نہ ہونے کا یقین اور حضرت محمد ﷺ کے مبارک اور نورانی طریقوں میں سو فیصد (100%) کامیابی کا یقین اور غیروں کے طریقوں میں سو فیصد (100%) ناکامی کا یقین اور جو جو باتیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمائیں ہیں، ان سب پر یقین ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کی ذات پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر، رسولوںؑ پر، قیامت کے دن پر، جو بھی خیر یا شر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے، اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔

ایمان کی نہ کوئی حد ہے نہ اس کے اندر ٹھراو ہے۔ جیسے اللہ کی ذات 'وراء الــــــوراء' ہے جس کی کوئی حد نہیں، ایسے ہی ایمان کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔ ایک ایمان والا اگر ساری زندگی ایمان کی محنت میں لگا رہے تب بھی ایمان کی آخری حد تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایمان گھٹتا بھی ہے اور ایمان بڑھتا بھی ہے۔ جب ایمان کی محنت ہوتی ہے تو ایمان بڑھتا ہے اور جب ایمان کی محنت چھوڑ دی جاتی ہے تو ایمان گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ کم از کم اتنا ایمان ہمارے اندر ہونا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر کھڑا کرے اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے روک دے۔ ہر ایمان والے کے پاس ایمان ہے جسے 'ایمان موجود' کہتے ہے۔ اس پر محنت کر کے 'ایمان مقصود' کو پانا ہے (یعنی جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں)۔ اور 'ایمان موجود' کو 'ایمان مقصود' تک لانے کے لئے چار طرح کی محنت کرنی ہے۔

(a) اللہ تعالیٰ کی بڑائی، اسکی عظمت کو خوب بولنا یعنی کلمہ کی دعوت دینا۔

(b) ایمان کے فضائل کو سننا۔

(c) اللہ تعالیٰ کی بڑائی، اللہ تعالیٰ کی عظمت، اللہ تعالیٰ کی کبرائی کو سوچنا، نیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں غور فکر کرنا اور ہمیشہ اپنے ایمان کو ٹٹولتے رہنا۔

(d) اپنی تمام تر محنت کو ناکافی سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہی سے 'ایمان کامل' کی دُعا مانگنا۔

(2) نماز:

نماز دین میں سب سے اہم فریضہ بھی ہے اور یہی نماز اللہ تعالیٰ سے لینے کا ذریعہ ہے۔ اللہ پاک نے حضور ﷺ کو اپنے پاس معراج میں بلایا اور حضور ﷺ کو امت کے لئے تحفہ کے طور پر نماز عطا فرمایا۔ لیکن نماز جاندار ہونی چاہیے۔ جاندار نماز کی تاثیر یہ ہے کہ ''بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے''۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ''(ترجمہ): بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی اور برے کاموں سے''۔ جس کی نماز جاندار ہوگی اُسکی زندگی نماز والی صفات پر ہوگی۔ اپنی نماز جاندار بنانے کے لئے چار طرح کی محنت کرنی ہے۔

(a) اللہ تعالیٰ کے اتنے بڑے فریضے کو ٹوٹا ہوا دیکھ کر دل میں درد پیدا ہو اور اپنے بھائی کا حق سمجھتے ہوئے ہمدردی کے ساتھ اُسکو نماز کی دعوت دے، اُسکی تحقیر دل میں نہ آئے۔

(b) نماز کے فضائل کو سننا۔

(c) نماز کے ظاہر اور باطن کو بنانا؛

☆ **نماز کا ظاهر یه هے:** نماز کے مسائل کو اپنے مسلک کے اعتبار سے علمائے کرام سے پوچھ پوچھ کر نماز کی شکل کو درست کرنا یعنی ارکان ،شرائط، واجبات، سنن اور نماز مستحبات کو سیکھنا۔

☆ **نماز کا باطن یه هے:** دل کے اندر خشوع وخضوع کا پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ نماز پڑھنا جس کا اعلی درجہ یہ ہے کہ ''نماز پڑھتے ہوئے یہ سوچنا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں'' اور دوسرا درجہ یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں''۔ نماز کے اندر دھیان کو پیدا کرنے کیلئے نوافل کی کثرت اور ان میں دھیان کو جمانے کی محنت کرنا اور نماز میں جو کچھ پڑھ رہے ہوں، اُسکے معنی پر غور کرنا اور آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ نماز کو پڑھنا۔

(d) شکر اور استغفار کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کا مانگنا کہ ''اے اللہ، جیسی میں نے پڑھی اُسکا شکر اور جیسی پڑھنی تھی ویسی نہ پڑھ سکا اسلئے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔''

(3) علم و ذکر:

(۱) **علم:** علم کے معنی ہے' جاننا' یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اور حضور اقدس ﷺ کے مبارک طریقوں کو جاننا۔ علم کی دو قسمیں ہیں؛

(a) فضائل والا علم۔ (b) مسائل والا علم۔

اُمت کے اندر سے وہ علم نکل گیا جو انکو اندر سے تیار کرتا ہے عمل کے لئے، وہ ہے فضائل والا علم۔ جب عمل کی فضیلت ہوتی ہے تو دل میں اس کی عظمت آتی ہے اور جب عظمت آتی ہے تو اس کے کرنے کا نبوی طریقہ معلوم کرنے کی فکر ہوتی ہے یعنی مسائل والا علم۔

(a) **فضائل والا علم:** یعنی یہ کہ ہمارے اندر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ علم کے اعتبار سے بھی چار طرح کی محنت کرنی ہے؛

(1) فضائل والے علم کی دعوت دینا یعنی فضائل کو ہر جگہ بتاتے رہنا۔

(2) علم کے فضائل کو سننا۔

(3) اپنا دین سیکھنا (یعنی ہر حال کے حکم کا علم ہمارے پاس ہو ''یعنی کیا دیکھنا ہے، کیا بولنا ہے، کیسے چلنا ہے، زندگی کیسے گذارنی ہے وغیرہ'')۔

(4) دعا مانگنا کہ (اے اللہ، ہمیں علم نافع عطا فرما)۔

(b) **مسائل والا علم:** یعنی یہ کہ ہم کسی بھی عبادت کو کرنے سے پہلے اپنے مسلک کے اعتبار سے اپنے اپنے علمائے کرام سے پوچھ پوچھ کر اس پر عمل کریں۔

(۲) **ذکر:** ہر حال کے حکم پر عمل کرنا ذکر ہے اور ذکر کے معنی یاد کرنے کے ہیں۔ ذکر کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کا دھیان آجائے۔ ذکر کے اعتبار سے بھی چار طرح کی محنت کرنی ہے۔

(1) ذکر کی دعوت دینا۔

(2) ذکر کے فضائل سننا۔

(3) خود اپنی زبان سے ذکر کرنا (یعنی تلاوت، تسبیحات اور مسنون دعاؤں کا پڑھنا اور یاد کرنا)۔

(4) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا کہ (یا اللہ، ہمیں ذکر کی بہترین دولت عطا فرما)۔

ذکر کرنے میں ان دو میں سے ایک جذبہ ہو تو ذکر بہت فائدہ مند ہوگا؛

☆ شوق سے کرنا، یا

☆ خوف سے کرنا۔

(4) اکرام مسلم:

یعنی ہر ایمان والے کا اُسکا مراتب کا لحاظ کرتے ہوئے اکرام کرنا۔ایک مسلمان کا اکرام اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہے کہ جب تک ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا اس دنیا میں رہے گا اللہ پاک اِس ساری دنیا کو چلائیں گے۔اللہ پاک اس پوری کائنات کو اس وقت ختم کردے گے جب ایک اللہ کرنے والا بھی اس دُنیا میں نہ رہے گا یعنی قیامت برپا ہوگی اور اگر کوئی ایمان والا ایک ذرہ ایمان لے کر اس دنیا سے جائے گا تو اُسکو اس دُنیا سے بڑی جنت عطا فرمائی جائے گی۔

اکرام مسلم کا مقصد یہ ہے کہ ہم ہر حق والے کا حق ادا کرنے والے بنیں، اسکے لئے بھی چار طرح کی محنت کرنی ہے؛

(a) ہر ایمان والے کے مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اُسکا اکرام کرنا اور اپنے اندر اخلاق حسنہ، اخلاق عظیمہ، اخلاق کریمہ پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

(b) اکرام کی دعوت دینا۔

(c) اسکے فضائل کو سننا یعنی اخلاق و اکرام پر اللہ تعالیٰ کیا عطا فرمائیں گے اور نہ کریں تو کیا نقصان ہے۔

(d) دعا مانگنا، یعنی بہتر سے بہتر اخلاق کیلئے اللہ ہی سے دعا مانگنا۔

(5) اخلاص نیت:

یعنی ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرنا۔اخلاص کے ساتھ اگر چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی کیا جائے گا تو اللہ کے یہاں اسکی بڑی قیمت ہے اور بغیر اخلاص کے بڑے سے بڑا عمل کی اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی وقعت نہیں۔دین کے بڑے بڑے تین کام کرنے والے اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے جہنم میں جائینگے؛ شہید، سخی اور عالم۔اخلاص کے بغیر عمل کے اندر نہ ثواب، نہ اسکا کوئی اجر۔اخلاص کا نہ کوئی فتویٰ دے سکتا ہے، نہ دعوی کر سکتا ہے۔اپنے عمل کے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے چار طرح کی محنت کرنی ہے؛

(a) جانی و مالی قربانی کے ساتھ دعوت کا دینا۔

(b) اخلاص کے فضائل کو سننا۔

(c) اپنی ہر عمل کے شروع میں، درمیان میں اور آخر میں اپنی نیت کو درست رکھنے کے لئے یہ بات ذہن میں بٹھانا کہ اگر عمل کیا ہی نہیں، تو یہ بھی جرم ہے اور اگر کیا، مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نہیں کیا تو یہ بھی جرم ہے۔تو اخلاص نہ ہونے سے عمل کر کے بھی محروم رہیں گے۔

(d) دعا مانگنا۔

(6) دعوت الیٰ اللہ:

اللہ کے بندوں کو اللہ کے حکموں پر چلنے کی دعوت دینا اور نبی ﷺ کے نورانی طریقوں پر اپنی زندگی کے سارے کام لانے کی محنت کرنا، یہ دعوت الیٰ اللہ سے چاہا جا رہا ہے۔اس وقت اُمت جان اور مال کے اعتبار سے ایک دھوکے میں پڑی ہے کہ یہ جان اور مال میرا ہے حالانکہ جان اور مال اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے اور اُسکی دی ہوئی ترتیب پر خرچ کرنا ہے۔یہ چار مہینے، چالیس دن، دس دن، تین دن صرف عادت ڈالنے کے لئے ہے۔اصل اپنے تمام مال و جان کو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ترتیب پر خرچ کرنا ہے۔اسکے لئے بھی چار طرح کی محنت کرنی ہے؛

(a) اسکی دعوت دینا اور تشکیل کرنا کہ امت کا ہر فرد اپنی صلاحیت کے اعتبار سے داعی بنے اور دعوت کی ترتیب پر جم جائے۔

(b) اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکالنے کے فضائل کو سننا۔

(c) اپنی ذات سے بیرونی اور مقامی دعوت کی ترتیب پر جمنا۔

(d) دعا مانگنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کی دعوت کے لئے دور اور دیر کے لئے قبول فرمائے اور امت کے اندر دعوت زندہ ہو جائے۔

اور پرہیز کے طور پر لایعنی باتوں سے بچنا (لایعنی باتیں وہ ہیں جن سے نہ دنیا کا نفع ہو اور نہ آخرت کا)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فضائل کی تعلیم:

کتابی تعلیم سے یہ چاہا جا رہا ہے؛

’’میرے دل کے اندر سچی دین کی پکی طلب اور تڑپ آجائے۔‘‘

وہ کیسے آجائے۔

’’جب میں وعدہ اور وعیدوں کو اپنی ذات سے سنوں،

اور پھر علم اور عمل میں جوڑ پیدا ہو جائے گا،

پھر مجھے کلام اور صاحب کلام کی عظمت دل میں آجائے گی،

پھر میرا ذہن قرآنی ذہن بنے گا نہ کہ اخباری ذہن۔‘‘

یا

’’آج میرے اندر اور اُمت کے اندر اعمال کرنے کا شوق اور جذبہ نہیں رہا،

اب میرے اندر اور پوری اُمت کے اندر اعمال کرنے کا شوق کس طرح پیدا ہو جائے،

اس لئے فضائل اعمال کی تعلیم کی جا رہی ہے،

جب فضائل اعمال کی تعلیم سنیں گے،

تو دل اعمال کا اثر لینے والا بن جائے گا،

اور پھر اعمال کرنا سہل اور آسان ہو جائے گا۔‘‘

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کھانے کی سنتیں

(1) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا اور نہ پونچھنا۔	(ترمذی)
(2) دستر خوان بچھانا۔	(بخاری)
(3) کھانے سے پہلے کی دعا پڑھنا۔	(بخاری)
(4) دائیں ہاتھ سے کھانا۔	(بخاری)

(5) سنت طریقہ کے مطابق بیٹھنا، ایک زانو یا دو زانوں بیٹھنا۔ (زادالمعاد)

(6) تین انگلیوں سے کھانا۔ (ابوداؤد)

(7) اپنے سامنے سے کھانا۔ (بخاری)

(8) بہت زیادہ گرم کھانا نہ کھانا۔ (مسلم)

(9) کھانے میں عیب نہ نکالنا۔ (ابن ماجہ)

(10) اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اٹھا کر کھالینا۔ (بخاری)

(11) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ (مسلم)

(12) برتن اور انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنا۔ (بخاری)

(13) کھانے کے بعد دعا پڑھنا۔ (ترمذی)

(14) کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔ (ترمذی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کھانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ (بخاری عن عمرو بن ابی سلمہؓ)

(ترجمہ): میں نے اللہ کے نام سے کھانا شروع کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شروع میں دُعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ (ابوداؤد عن عائشہؓ)

(ترجمہ): شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کھانے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ (ترمذی عن ابی سعید خدریؓ)

(ترجمہ): تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پانی پینے کی سنتیں

(1) دائیں ہاتھ سے پینا۔ (بخاری)

(2) دیکھ کر پینا۔ (ابوداؤد)

(3) بیٹھ کر پینا۔ (ترمذی)

(4) ’’بِسْمِ اللّٰہِ‘‘ پڑھ کر پینا۔ (بخاری)

(5) تین سانس میں پینا۔ (بخاری)

(6) پینے کے بعد "اَلْحَمْدُلِلّٰہِ" کہنا۔ (ترمذی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پانی پینے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْباً فُرَاتاًبِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحاً اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا (کتاب الدعاء عن ابی جعفرؓ)

(ترجمہ): سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور کڑوا نہیں بنایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سونے کی سنتیں

(1) عشاء کے بعد جلدی سونے کی فکر کرنا دنیا کی بات نہ کرنا۔ (بخاری)

(2) باوضو سونا۔ (بخاری)

(3) سونے سے پہلے دوسرے کپڑے تبدیل کرنا۔ (زادالمعاد)

(4) تین سلائی سرمہ لگانہ۔ (ترمذی)

(5) تین مرتبہ بستر جھاڑ کر سونا۔ (بخاری)

(6) تین بار یہ استغفار پڑھنا، "اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" (ترمذی)

(7) تینوں قل پڑھنا، (قل هو الله احد، قل اعوزبرب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) (ترمذی)

(8) تسبیح فاطمہ پڑھنا، (سُبْحَانَ اللّٰہِ 33 مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 33 مرتبہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ 34 مرتبہ) (بخاری)

(9) سونے کی دعا پڑھنا۔ (بخاری)

(10) پیٹ کے بل اوندھا نہ لیٹنا۔ (ترمذی)

(11) داہنی کروٹ لیٹ کر ہاتھ گال کے نیچے رکھنا۔ (بخاری)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سونے سے پہلے کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ (بخاری عن حذیفہؓ)

(ترجمہ): اے اللہ میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سو کر اُٹھنے کی سنتیں

(1) نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا۔ (مسلم)

(2) تین بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہہ کر" لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" پڑھنا۔ (الدعاء)

(3) سو کر اُٹھنے کی دعاء پڑھنا۔ (بخاری)

(4) مسواک کرنا۔ (بخاری)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سو کر اُٹھنے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَااَمَاتَنَاوَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ (بخاری عن حذیفہؓ)

(ترجمہ): سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (مسلم عن ابی سعید خدریؓ)

(ترجمہ): اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

(1) بائیں پاؤں سے جوتا اتارنا۔ (بخاری)

(2) دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہونا۔ (بخاری)

(3) بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

(4) درود شریف پڑھنا، مثلاً اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (ترمذی)

(5) مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ..................الخ (مسلم)

(6) اعتکاف کی نیت کرنا۔ (الاذکار)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیت الخلاء کے سنتیں

(1) سر ڈھانک کر جانا۔ (طبقات ابن سعد)

(2) جوتا چپل وغیرہ پہن کر جانا۔ (طبقات ابن سعد)

(3) دعا پڑھ کر اندر جانا۔ (بخاری)

(4) پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا۔ (ابن ماجہ)

(5) قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا اور نہ پیٹھ کرنا۔ (ابوداؤد)

(6) بالکل بات نہ کرنا۔ (ترمذی)

(7) کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا۔ (ترمذی)

(8) بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ (بخاری)

(9) استنجا کے بعد مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح ہاتھ دھولینا۔ (ابوداؤد)

(10) دائیں پاؤں سے باہر آنا۔ (نسائی)

(11) باہر آنے کے بعد دعا پڑھنا۔ (ترمذی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیت الخلاء جانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (ابن ماجہ، بخاری عن انس)

(ترجمہ): بِسْمِ اللّٰهِ، اے اللہ! میں ناپاک جنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں مرد ہوں یا عورت۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے بعد کی دُعا

غُفْرَانَکَ،اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی (ابوداؤد عن عائشہؓ،ابن ماجہ عن انسؓ)

(ترجمہ):اے اللہ میں آپ کی مغفرت چاہتا ہوں،سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور عافیت بخشی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرائض غسل

غسل میں تین فرض ہیں:

(1) منہ بھر کر کلی کرنا۔

(2) ناک میں پانی ڈالنا۔

(3) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆